

اور اسے پہلے میں پڑھتی ہوں۔ — خ.

اگر یہ تمہیں مل جائے تو اسے واپس کر دینا۔ پلیز۔

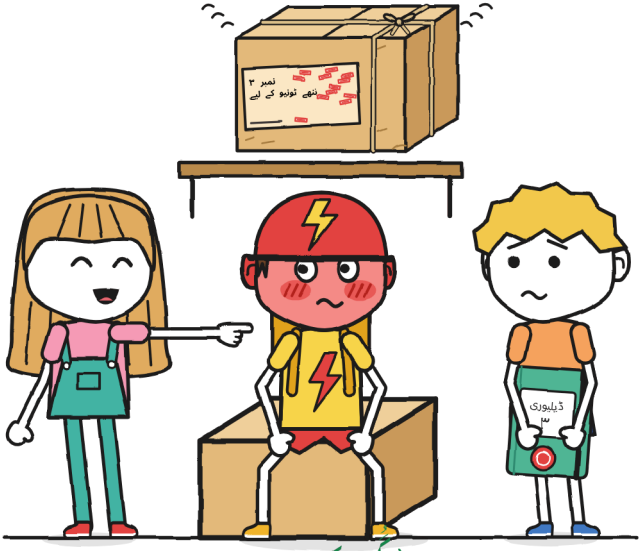
صرف کہانی میں

یہ مہر اس چیز کی علامت ہے جو صرف کہانی میں ہوتی ہے۔ اصلی پارسل اڑ کر واپس نہیں آتے۔ اصلی سائیکل کے ساتھ آخری صفحے پر چلو۔ — خ.

نامکمن ڈیلیوریاں ۰ 3

واپس بھیجیں، پلیز

LinguAula



(گنی کی ڈائری)

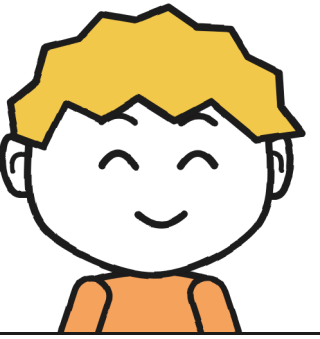
سائز XL ۰ تصویری ناول ۰ +۱۳

ناممکن ڈیلیوریاں · 3
واپس بھیجیں، پلیز
سیریز کی تیسری کتاب۔ پچھلی دو: «یہ پارسل کاٹتا ہے» اور «گرج سے پہلے نہ کھولیں»۔
متن اور تصاویر: LinguAula
اردو ایڈیشن: LinguAula
سائز XL · تصویری ناول · +۱۳
پہلا ایڈیشن: 2026
© 2026 LinguAula · info@linguaula.com
اسے آزادانہ فوٹو کاپی کیا جا سکتا ہے، کلاس کے لیے بھی اور گھر کے لیے بھی۔
فونٹس: Noto Sans Arabic، Baloo Bhaijaan 2، Aref Ruqaa، Andika،
Patrick Hand، Caveat، Courier Prime (لائسنس SIL OFL)۔

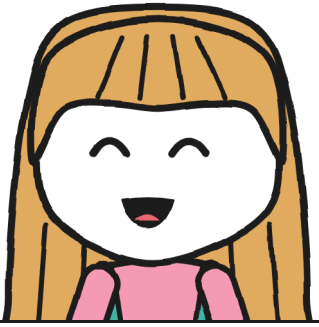
ہر باب کی مشق linguaula.com پر کریں

اس کتاب کو لکھتے ہوئے کوئی ڈیلیوری والا زخمی نہیں ہوا۔ لال، ہاں۔ — خ.

کون کون ہے



گُنی۔ ہفتے کے دن کا ڈیلیوری بوائے۔ ایسی ڈرائنگیں بناتا ہے جو کسی نے اس سے مانگی نہیں۔ یہ ڈائری اسی کی ہے۔



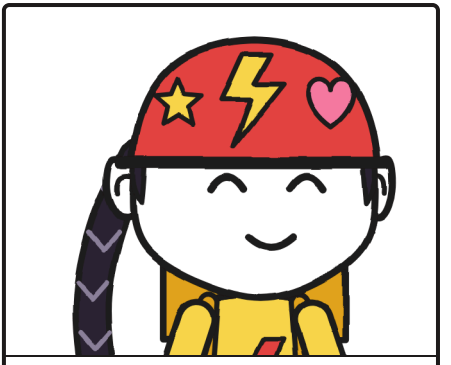
خولیتا۔ ہرے رنگ سے لکھتی ہے اور «خ.» لکھ کر دستخط کرتی ہے۔ ہمیشہ جانتی ہے کہ مدد کیسے کی جائے۔ یہی مسئلہ ہے۔



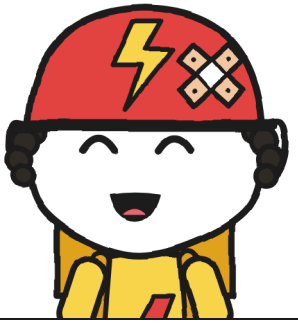
ٹونیو۔ سائیکل پر «برق» کے لیے ڈیلیوری کرتا ہے۔ دس منٹ میں یا مفت۔ ٹکڑوں میں لال ہوتا ہے۔



مارا۔ «ناممکن ڈیلیوریاں» کی مالکن۔ جادوگرنی والی ٹوپی پہنتی ہیں۔ جتنا کہتی ہیں اس سے زیادہ جانتی ہیں۔



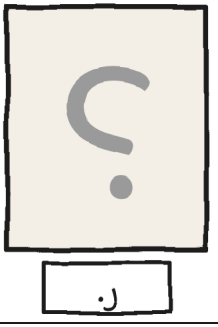
زوئی۔ «برق» ہے۔ سب سے تیز۔ عرفیتیں وہی رکھتی ہے۔



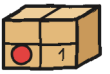
برونو۔ «برق» ہے۔ ایک بار پنکچر ہوا تھا۔ دو سال پہلے۔



پارسل نمبر ۳۔ ہلاؤ تو بجتا ہے۔ لیبل پر صرف ایک نام لکھا ہے۔



ر. کی طرف سے وہ پارسل آتے ہیں جنہیں کوئی پہنچا نہیں پاتا۔ ر. کا نام کوئی نہیں لیتا۔



باب 1

ٹِن ٹِن

ٹِن ٹِن۔

آواز بہت ہلکی تھی، ایسی جو تبھی سنائی دیتی ہے جب باقی سب کچھ چپ ہو جائے: چمچ کا پیالی سے ٹکرانا، کھلونا سائیکل کی بیل۔ وہ واپس شدہ پارسلوں کے شیلف سے آئی تھی، اور ہم چاروں، جو مارا کی دکان میں رہ گئے تھے، اتنے ساکت ہو گئے کہ مہر سے ایک چنگاری بھی گرتی تو سنائی دے جاتی۔

طوفان کو گئے کافی دیر ہو چکی تھی۔ خولیتا اب تک میرے نیلے اسٹول پر چڑھی کھڑی تھی، ہرا مارکر اوپر اٹھائے ہوئے، اور ۱۹ پر لکیر پھری ہوئی تھی اور اس کے برابر ابھی ابھی لکھا ہوا ۱۸ تھا۔ مارا کا ایک ہاتھ شٹر تک جاتے جاتے رک گیا تھا۔ اور میں، جسے بہترین لمحوں میں بھی ہاتھوں کا کچھ کرنا نہیں آتا، میں نے ان سے کچھ نہیں کیا۔

وہ نمبر ۳ تھا۔ اور ٹونیو، جو «برق» کے لیے دس منٹ میں یا مفت ڈیلیوری کرتا ہے، اپنے ہیلمٹ کے رنگ کا ہو گیا۔

ڈائری نئی تھی۔ نمبر ۲ مجھ سے ایک ہی طوفان میں ختم ہو گئی تھی؛ یہ والی ہری ہے، اس کے ایک کونے میں دکان کی مہر لگی ہے، اور اسے میں پوری شان سے شروع کرنے والا تھا: پہلے صفحے پر عنوان اور ایک نیا لفظ۔

ڈیلیوری ڈائری ۳، گُنی کی۔ خفیہ۔

«خفیہ» کا مطلب ہے کہ پہلے میں پڑھوں گی۔ کسی کو نہیں بتاؤں گی۔ — خ۔

میں نے زبان باہر نکال کر عنوان لکھا اور ربڑ لینے چلا گیا، کہ کہیں ٹیڑھا نہ رہ گیا ہو۔ جب لوٹا تو خولیتا اسے شروع کر چکی تھی۔

«میں نے اسے تمہاری مدد کے لیے شروع کر دیا،» اس نے کہا۔ «شکریہ کی ضرورت نہیں۔»

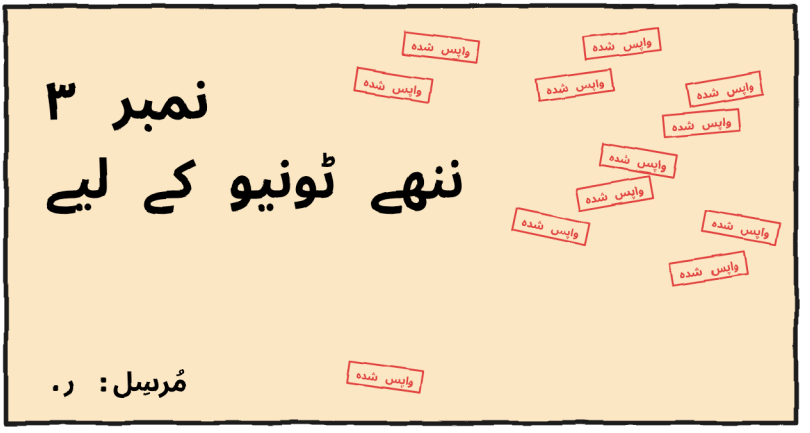
میں نے اس سے مدد مانگی نہیں تھی۔ خولیتا کے ساتھ اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

باقی باتیں، اس صورت میں کہ کبھی اسے خولیتا کے سوا بھی کوئی پڑھے۔ دکان کا نام «ناممکن ڈیلیوریاں» ہے اور وہ مارا کی ہے، جو جادوگرنی ہیں، بنفشی ٹوپی پہنتی ہیں، اور ان کے پاس ایک مہر ہے جو لگتے ہی بجھی ہوئی موم بتی کی بو والی چنگاریاں چھوڑتی ہے۔ بائیں طرف کے شیلف پر وہ واپس شدہ پارسل رکھتی ہیں: وہ پارسل جنہیں کوئی پہنچا نہیں سکا۔ ان کا ایک ہی اصول ہے: جسے پارسل ملے، اگر وہ لیبل پر نہ مٹنے والی سیاہی سے دستخط نہ کرے تو صبح ہوتے ہی پارسل اڑ کر اپنے شیلف پر لوٹ آتا ہے، کھانے کے وقت بلی کی طرح وقت کا پابند۔ وہ بیس تھے، اور انہیں ہمیشہ ایک ہی شخص بھیجتا ہے، ر.، جس کے بارے میں میری نیلی ڈائری میں پہلے ہی چھ سراغ لکھے تھے۔ خولیتا اور میں نے دو پہنچائے ہیں، ایک ڈریگن کا انڈا اور ٹانگوں والے کچھ بیج جو بھاگتے پھرتے تھے، اور دیوار پر اس کے ہاتھ سے، ہرے رنگ میں، لکھا ہے: باقی ۱۸۔

خولیتا ہری نوٹوں والی ہے۔ میں گُنی ہوں، محلے میں نیا: میرا تقریبا سارا سامان اب بھی ڈبوں میں ہے۔ اور ٹونیو «برق» کا ڈیلیوری ہوائے ہے، پیلے بستے والا، جو ہفتے کے دن ہمارے ساتھ سزا کاٹتا ہے اور جسے، طوفان کے بعد سے، دکان میں اپنی جگہ مل گئی ہے: اسٹولوں کے برابر میں الٹا رکھا ہوا ڈیلیوری کا

ڈبہ۔ مارا نے وہ بغیر کوئی وضاحت دیے رکھ دیا تھا۔ «فی الحال،» انہوں نے کہا تھا۔ کسی کی ہمت نہ ہوئی پوچھنے کی کہ «فی الحال» کب تک چلتا ہے۔

نمبر ۳ اوپر والے خانے میں تھا، انڈے اور بیجوں کے چھوڑے ہوئے دو خالی خانوں کے برابر میں، لیبل سامنے کی طرف۔ میں پڑھنے کے لیے قریب گیا، کھڑے کھڑے اور اسے چھوئے بغیر۔



ٹائپ کی ہوئی تین سطریں: نمبر ۳۔ ننھے ٹونیو کے لیے۔ اور سب سے نیچے مُرسِل کے خانے میں ر. لکھا تھا۔ نام اور آخری سطر کے بیچ میں کاغذ کا پورا ایک خالی میدان پڑا تھا۔ چاروں طرف «واپس شدہ» کی بارہ مہریں تھیں۔ میں نے انہیں گنا۔

خولیتا اسٹول سے ایک چھلانگ میں اتری اور میرے برابر آ کھڑی ہوئی۔ اس نے اونچی آواز سے پڑھا:

«ننھے ٹو...»

اور منہ بند کر لیا۔

خولیتا کبھی کسی لفظ کے بیچ میں چپ نہیں ہوتی۔ میں نے ٹونیو کو دیکھا اور سمجھ گیا کیوں۔

میں نے اسے آدھا پڑھا۔ باقی آدھا نگل لئی۔ — خ.

کچھ لوگ اچانک لال ہو جاتے ہیں۔ ٹونیو نہیں: ٹونیو ٹکڑوں میں لال ہوتا ہے۔ پہلے کان۔ پھر گال۔ پھر پورا چہرہ بھر گیا، ہیلمٹ کے پٹے تک، اور ایک آخری درجہ ابھی باقی تھا، سب سے برا، جب چہرہ اور ہیلمٹ ایک دوسرے سے الگ پہچانے ہی نہیں جاتے۔ نمبر ۲ کے لرزہ پیما کے بعد سے مجھے ہر بدلتی چیز کو بغیر پیمانہ لگائے دیکھنا آتا ہی نہیں، سو میں نے اسے لکھ لیا۔

ٹونیو کا سرخی پیما



خولیتا نے بقیہ لیبل پڑھنے کے لیے پارسل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

«وہ پارسل انتظار کر سکتا ہے،» ٹونیو نے بہت جلدی سے کہا۔ «برسوں سے انتظار ہی تو کر رہا ہے، نا؟ تو ایک دن اور۔ یا دس۔ ‹برق› کو کوئی جلدی نہیں۔»

میں نے «برق» کو یہ کہتے پہلی بار سنا تھا۔

«آج رات کچھ نہیں کھلے گا،» مارا نے کہا۔ «اور شیلف کو بغیر اجازت ہاتھ نہیں لگایا جائے گا۔»

خولیتا کا ہاتھ ہوا میں رک گیا، لیبل سے ایک انگلی کے فاصلے پر۔ کسی نے کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا۔ اور تب وہ پھر بجا۔

ٹِن ٹِن۔

«یہ دروازہ تھا!» خولیتا نے کہا، ایسی آواز میں جو میں نے اس کی کبھی نہیں سنی تھی: بہت اونچی اور بہت جلدی۔

دروازہ ویرا کے جانے کے بعد سے بند تھا۔

جب مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا تو میں فہرست بناتا ہوں۔ ٹِن ٹِن کے مشتبہ لوگ:

1. دروازہ۔ (خولیتا کی تجویز۔ بند تھا، ہوا نہیں تھی، اور اسے دھکا دینے والا بھی کوئی نہیں تھا۔)
2. فٹ پاتھ پر کھڑی ٹونیو کی سائیکل، «برق» کی بیل کے ساتھ۔ (وہ ٹرررنگ کرتی ہے، ٹِن ٹِن نہیں۔ لیکن ہے تو بیل۔)
3. ربڑ کا مینڈک۔ (خولیتا نے اسے فورا بے قصور قرار دے دیا۔ کہتی ہے کہ وہ اسے جانتی ہے۔)
4. نمبر ۳۔

نمبر ۳ کو میں نے سب سے آخر میں رکھا، تمیز کی خاطر۔



میں جانچنے کے لیے فٹ پاتھ پر نکلا۔ راستے میں مینڈک کو ساتھ لے لیا، کیونکہ مشتبہ شخص سے دور بیٹھ کر پوچھ گچھ نہیں ہوتی۔

بارش رک چکی تھی۔ سڑک سے گیلے تارکول کی بو آ رہی تھی اور ہر چھپڑ کے اندر ایک اسٹریٹ لائٹ تھی۔ میں نے دروازہ کھولا اور بند کیا: چررر۔ میں نے ٹونیو کی سائیکل کی بیل بجائی: ٹرررنگ! میں نے مینڈک دبایا: چیں۔

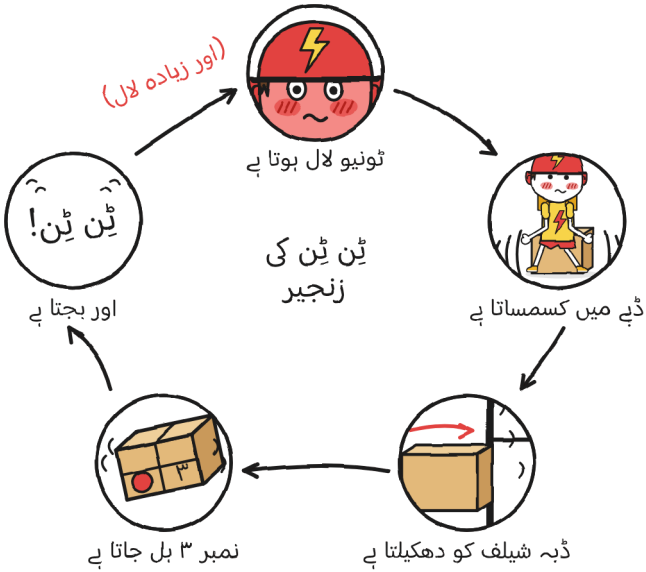
شیشے کے اس پار خولیتا انگلی ہلا کر مجھے «نہیں» کہہ رہی تھی۔ ہر آواز پر وہی، دائیں سے بائیں، گاڑی کے وائپر کی طرح۔ ان میں سے کوئی نہیں تھا۔

میں واپس اندر آیا اور مینڈک کو کاؤنٹر پر رکھ دیا۔ ٹونیو نے، جس نے مجھے اس کی طرف دیکھتے دیکھا، اپنے ڈبے میں کسمسا کر جگہ بدلی۔

ٹِن ٹِن۔

میں جھکا۔ ٹونیو کا ڈبہ شیلف کی ٹانگ سے ٹکا ہوا تھا۔

میں نے اسے وہیں، گھٹنوں کے بل بیٹھ کر، بنا دیا، اور مجھ سے ایک دائرہ بن گیا، کیونکہ جتنا گھماتا تھا، یہ نہیں ملتا تھا کہ وہ شروع کہاں سے ہوتا ہے۔



یہ جادو نہیں تھا۔ یہ ٹونیو تھا۔ نمبر ۳ کے اندر کوئی چیز ہے جو ہلانے پر بجتی ہے۔

میری طرح۔ — خ.

ٹونیو نے میری نظر کا پیچھا کیا، شیلف کی ٹانگ تک، پھر اپنے ڈبے کو دیکھا اور ساکت رہنے کا فیصلہ کر لیا۔

وہ بس اتنی دیر چلا جتنی دیر کھنچا ہوا ربڑ چلتا ہے۔

ساکت۔ پھر اور زیادہ ساکت: اتنا ساکت کہ اس کے سوچنے کی آواز سنائی دے رہی تھی، «ساکت»، اور کنپٹی سے پسینے کا ایک قطرہ اتر رہا تھا۔ خولیتا کو ایک پورا منٹ ہو گیا تھا کچھ بولے بغیر، جو اس کے لیے ایسا ہے جیسے پانی کے اندر سانس روکنا، اور دیر یا سویر آدمی سطح پر وہی لے کر ابھرتا ہے جو منہ کے سب سے قریب ہو۔

«ننھا ٹونیو کون ہے؟»

ٹونیو اچھل پڑا۔ ڈبے نے ٹانگ کو دھکیلا، شیلف لرز گیا اور نمبر ۳ بول اٹھا: ٹِن ٹِن! ایسی طاقت سے جس کی کوئی ٹِن ٹِن مستحق نہیں۔ مارا نے چھت کی طرف دیکھا، جیسے کوئی تین تک گنتی گن رہا ہو۔

«یہ تو صرف ایک سوال تھا،» خولیتا نے کہا۔ «سوالوں سے شیلف نہیں ہلتے۔»

یہ والا ہلا گیا۔



«وہ میں تھا،» ٹونیو نے اپنے جوتوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ «بچپن میں۔»

اس نے اتنی آہستہ سے کہا کہ مینڈک نے، جو کاؤنٹر پر مجھ سے زیادہ اس کے قریب تھا، مجھ سے بہتر سنا۔

خولیتا نے منہ کھولا۔ مجھے اس کے سوال قطار بنائے کھڑے نظر آئے، جیسے اتوار کی صبح بیکری کے آگے، سب سے آگے والا ہاتھ میں پیسے لیے ہوئے۔ پھر اس نے ٹونیو کو دیکھا، جو اب بھی اپنے جوتوں کو دیکھ رہا تھا، اور منہ بند کر لیا۔

«میں اور نہیں پوچھتی،» اس نے کہا۔

اسے مشکل ہوئی۔ اس کے پاؤں سے پتا چل رہا تھا: ٹک، ٹک، ٹک دکان کے فرش پر۔

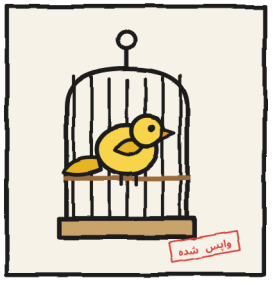
جو سوال میں نے نہیں پوچھے: نو۔ میں نے انہیں لکھ رکھا ہے۔ — خ۔

«اور تم نے اسے کبھی پہنچایا کیوں نہیں؟» میں نے مارا سے پوچھا۔

«بارہ بار میں اسے لے کر گئی ہوں۔» کسی کو مہریں گننے کی ضرورت نہیں پڑی۔ «لیبل دیکھو: نہ گلی، نہ مکان نمبر، نہ خاندانی نام۔ میں نے جتنے ننھے ٹونیو ملے سب آزما لیے۔»

وہ انہیں یاد سے، انگلیوں پر گن رہی تھیں، اور میں ان کی بات سنتے سنتے انہیں بناتا گیا۔ ایک کینری، جس کا نام سچ مچ ننھا ٹونیو تھا اور جس نے لیبل پر پاؤں رکھ دیا: وہ نہیں چلا۔ انتونیو صاحب، ۷۱ سال کے، جنہوں نے عینک لگائی، کاغذ دو بار پڑھا اور کہا «کاش!»، اسے ایسے دیکھتے ہوئے جیسے کوئی دکان کی کھڑکی میں رکھی چیز دیکھتا ہے۔ نہر کی ایک کشتی جس کے پہلو پر نام پینٹ تھا، اس نے بھی دستخط نہیں کیے، کیونکہ اس کے ہاتھ نہیں ہوتے۔

مارا کے ننھے ٹونیو



۱. ایک کینری۔
(لیبل پر پاؤں رکھ دیا۔ نہیں چلے گا۔)



۲. انتونیو صاحب، ۷۱ سال۔
(«کاش!»)



۳. نہر کی ایک کشتی۔
(اس کے ہاتھ نہیں ہیں۔)

«اور ٹونیو؟» خولیتا نے پوچھا۔

«آخری بار جب میں نے کوشش کی تھی تب میں اسے جانتی ہی نہیں تھی،» مارا نے کہا، اور اسے دیکھا۔ «اور کسی نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ بچپن میں اسے کیا کہتے تھے۔»

مارا نے کاؤنٹر کے نیچے سے ایک بنفشی کپڑا نکالا اور نمبر ۳ پر ڈال دیا، جیسے کوئی طوطے کے پنجرے پر کپڑا ڈالتا ہے تاکہ وہ سو جائے۔ پھر انہوں نے ٹونیو سے کہا کہ ذرا اٹھ جاؤ اور اس کا ڈبہ شیلف سے دو بالشت دور کھسکا دیا۔

«ایسے۔ اب جتنا چاہو ہل لو۔»

ٹونیو جا سکتا تھا۔ اس کی سائیکل دروازے پر تھی: دس منٹ میں وہ محلے کے دوسرے سرے پر ہوتا۔ وہ دوبارہ بیٹھ گیا۔

مجھے نہیں پتا کیوں۔ پھر بھی لکھ رہا ہوں۔

اور چونکہ اس کے ڈبے میں ٹیک نہیں ہے، میں نے اس کے لیے ایک بنا دی: اونچی، ذرا مڑی ہوئی، ایک چھوٹے سے گدے کے ساتھ، پنسل سے اور نقطوں والی لکیر میں، اور نیچے چھوٹے حرفوں میں: «ٹیک (میرا خیال)»۔

لسی نے تم سے ٹیک مانگی نہیں تھی۔ — خ.



بند کرتے وقت ٹونیو سب سے آخر میں رہ گیا، اپنے ہیلمٹ کا پٹہ اتنی سست روی سے باندھتا ہوا جو «برق» میں سنگین غلطی ہوتی۔ مارا ایک ایک کر کے بتیاں بجھا رہی تھیں؛ بنفشی کپڑا اب بھی پارسل پر پڑا تھا، اوپر والے خانے میں۔

«مارا۔ کل میں اس بارے میں بات کرنے آؤں گا۔ لیکن اکیلے میں۔»

«یہ دونوں دکان کے ہیں،» مارا نے مڑے بغیر کہا۔

ٹونیو نے ہماری طرف دیکھا۔ پہلے خولیتا کو؛ پھر مجھے۔ میں اسٹول پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

«یہ ٹھیک ہیں،» اس نے کہا۔ «لیکن ‹برق› کا کوئی نہیں۔»

وہ باہر نکلا اور سائیکل ہاتھ میں پکڑے چھپڑوں کے بیچ سے دور ہوتا چلا گیا۔

ٹِن ٹِن کو مالک مل گیا تھا۔ اب یہ جاننا باقی تھا کہ مالک اسے چاہتا بھی ہے یا نہیں۔

مجھے پہلے ہی پتا ہے کہ اس کی مدد کیسے کرنی ہے۔ — خ.

یہی تو مجھے فکر میں ڈالتا ہے۔

ایک کہانی، چھ سائز

یہ کتاب چھ سائز میں، 3 سے 16 سال تک، اور 20 سے زیادہ زبانوں میں دستیاب ہے۔ XXS، XS، S، M اور L کہانی کو صفحہ بہ صفحہ، انہی تصویروں کے ساتھ اور ہر بار مزید باریکیوں کے ساتھ سناتے ہیں؛ XL ناول ہے: وہی کہانی، جس میں ہر اس بات کی جگہ ہے جو گُنی سوچتا تو ہے مگر کہتا نہیں۔

یورپی مشترکہ حوالہ جاتی فریم ورک کی سطحیں تقریبا یہ ہیں:
XXS, pre-A1 · XS, A1 · S, A2 · M, B1 · L, B2 · XL, B2–C1۔

ہر ایک اپنے سائز میں۔ وہی ٹِن ٹِن۔ — خ.

والدین اور اساتذہ کے لیے

ہر باب کی مشق linguaula.com پر کریں (سائز L کی مشقوں کے ساتھ)